جملہ حقوق محفوظ

اُردو

بال بھارت

حصہ اوّل

اسپیشل جماعت کے واسطے

بعد ملاحظہ

عالی جناب مولانا مولوی محمد عبد الستار رضا صاحب سبحانی
بی-اے-ایل-ٹی- ہیڈ ماسٹر مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ گلبرگہ

باہتمام
[illegible] راو ہیروری مالک مطبع وجینند گلبرگہ میں
طبع و شایع کیا گیا

١/٧
٣٣

اس ناچیز کتاب کو

نہایت خلوص کے ساتھ

کمال و فضل کے لحاظ سے

عالی جناب

مولانا مولوی محمد عبد الستار صاحب سبحانی

بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ

گلبرگہ شریف کے

نام نامی سے نامزد کیا جاتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار۔ گوبند راؤ

پھنک ڈالا۔ جبکہ وہ بہنے لگا بہت سے سانپ اُسکو ڈنس ڈنس کر سارے زہر کو چوس ڈالنا ہی تھا کہ بھیم ہوش میں آیا اور تقریباً ایک ہفتہ کے بعد صحیح و سلامت واپس گھر آکر اپنی ساری سرگزشت بھائیوں سے بیان کیا۔ اور چاہا کہ اس کا انتقام لے۔ لیکن دہرم اور وِدّور کے منانے و سمجھانے پر بھیم نے دریودہن کی اس خطا کو معاف کردیا۔

مکان کی آتش زدگی

چونکہ یدھشٹر سب میں بڑا اور نیک بخت تھا۔ اسلئے دہرتراشٹر نے اسی کو اپنا ولی عہد مقرر کیا گویا آیندہ وہی تخت کا مستحق ٹھیرا اس کے اوصاف اور اخلاق پر تمام رعایا خوش تھی جس سے دریودہن کو اور بھی ناگوار گزرا۔ دریودہن کا ماموں شکنی گاندھار دیس کا راجہ تھا کرن اور شکنی نے بالاتفاق دریودہن کو یہ ترغیب دی کہ تم دہرتراشٹر کو مجبور کریں کہ پانڈوں کو تبدیل آب ہوا کے غرض سے کسی دوسرے مقام پر بھیجدیں۔ شہر وارناوت میں ایک مشہور جاترا واقع ہونے والی تھی جس کے دیکھنے کی پانڈوں کو خود بھی خواہش تھی۔ تبدیل مقام کا بھی بہترین موقع ہاتھ آیا۔ چنانچہ انھیں وارناوت بھیجدینا قرار پایا۔

دریودھن نے پروچن نامی کاریگر کو قبل از قبل اس غرض سے آگے بھیجدیا کہ وہ وہاں جاکر آگ سے جلد بھڑکنے والی اشیاء یعنے لاک اور گندک کا ایک عالیشان مکان پانڈوں کے رہنے کے لیئے تیار کرے۔ ساتھ ہی یہ بھی انتظام کر رکھا تھا کہ جب پانڈو اُس مکان میں آکر رہیں کسی رات اچانک آگ لگا دیجائے تاکہ وہ جل کر مریں۔

وِدور کو اس کی خفیہ طور پر خبر ملتے ہی فوراً اس نے نہایت چالاکی سے دھرم کو مطلع کیا۔ یہ سُنکر دھرم نے معہ اپنے بھائیوں کے روزانہ شکار کو جانا لازمی قرار دے لیا۔ تبدریج اُسے اس جنگل کے راستوں سے باسانی واقفیت حاصل ہوی۔ ادھر وِدور نے یہ ہوشیاری کی کہ اپنے ایک قابل اعتبار شخص کے ذریعہ ایک ایسا خفیہ راستہ (سرنگ) تیار کروایا جو اس (گندکی) مکان سے جاملتا تھا دھرم کو بتلادیا۔ حسب قرارداد ایک رات اس مکان کو آگ لگادی گئی۔ تب پانچوں بھائی معہ اپنے والدہ (کنتی) کے اس سرنگ کے ذریعہ جنگل میں نکل پڑے۔ اتفاقاً اُسی شب ایک مسافر عورت اپنے پانچ بیٹوں کو لیئے ہوے اس گھر میں کھانا کھانے کے غرض سے آکر وہیں سو گئی تھی صرف وہ اور اس کے بچے آگ میں جلکر خاک ہوگئے اِن کی ڈھیریاں دیکھکر دریودھن وغیرہ کوروں کو یقین کامل ہوا کہ پانچ

پانڈو اور کتنی ہی جل کر مر گئے ہیں۔ دلوں میں تو بے حد مسرور ہوئے لیکن بظاہر آہ و زاری کرنے لگے۔ اصلیت سے صرف ودور ہی واقف تھا۔

ہیڈمبا راکشس کا خون

پانڈو آگ میں سے اپنی جان بچا کر جنگلوں میں بہت دور نکل گئے تھے۔ سفر مسافت کی تکان سے وہ ایک مقام پر سو گئے۔ لیکن بھیم جاگتا ہوا نگہبانی کر رہا تھا کہ دفعتاً ہیڈمب نامی راکشس وہاں آن پہونچا۔ بھیم نے مقابلہ کر کے اُسے مار ڈالا۔ اس راکشس کی ایک بہن ہیڈمبا نامی تھی اپنے بھائیوں اور والدہ کے مشورہ سے بھیم نے اس سے شادی کی جس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اسکا نام گھٹوتکچ رکھا گیا۔ یہ بھی مثل باپ کے بڑا دلاور نکلا۔

بک راکشس کا خون

جبکہ پانڈو جنگل میں سفر کر رہے تھے "بھری دیاس جی" سے اُن کی ملاقات ہوئی۔ تب اُن کے ارشاد پر پانڈو ایک چکر شہر میں ایک برہمن کے دالان میں ٹھیرے۔ اور گداگری کے ذریعہ قوت بسری کرنے لگے۔ اُسی شہر میں "بک" نامی ایک راکشس تھا

جو روزانہ باری باری سے ایک ایک آدمی اپنے خاصہ میں لیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ اس مکان پر باری آئی جس میں پانڈو مقیم تھے اُس مکان والوں میں باہم یہ تکرار تھی کہ آج خاصہ میں کون جائے جس کو بھیم سن کر اُن کے معاوضہ میں خود جانے پر آمادہ ہوا۔ اور راکشش کے پاس پہنچکر اپنی شجاعت اور بہادری سے اُسکا خاتمہ کر ڈالا جس سے گاؤں کے تمام لوگ نہایت خوش ہوئے

دروپدی کا سویمبر

اُسی زمانہ میں دروپد راجہ کی بیٹی دروپدی کا سویمبر قرار پایا۔ اس کی اطلاع "سری ویاس جی" نے پانڈو کو دی اور سویمبر میں شریک رہنے کی ترغیب دلائی۔ انکے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے پانڈو معہ کنتی سویمبر کے جانب کوچ کئے اثناء راہ میں انگاریرن نامی گندھرو سے ارجن کا مقابلہ ہوا۔ ارجن نے اُسے شکست دیکر جان بخش دی۔ اس کے صلہ میں گندھرو نے اپنا تیز جنگی آلہ بخوشی ارجن کو نذر کیا اور دھومیہ رشی کے قیام گاہ کی راہ بتلائی۔ پانڈو نے دھومیہ رشی کو اپنا مرشد (گرو) بنالیا اور ان کو ہمراہ لیتے ہوئے دروپدی

سوئمبر میں داخل ہوئے جہاں دریودہن و دیگر کوروا ور (کرن بھگشن۔ جیدرتھ۔ سشوپال۔ جراسندھ وغیرہ) بڑے بڑے بہادر راجگان موجود تھے۔ بلرام و سری کشن جی یہ دونوں بھائی بھی آئے ہوئے تھے۔ دھومیہ رشی معہ پانڈو راجہ کے دربار میں پہونچے۔ دروپدی کے والد یدن سین (درپد) نے سوئمبر کی یہ شرط مقرر کی تھی کہ اس کمان سے (جو وہاں رکھی ہوئی تھی) جو شخص نشانہ پر بے خطا تیر لگائیگا اسی سے دروپدی بیاہی جائیگی۔ اس لالچ سے سشوپال۔ دریودہن۔ شلیہ وغیرہ متعدد راجاؤں نے جان توڑ کوشش کی مگر ناکام رہے ساتھ ہی کرن آگے بڑھا۔ لیکن وہ رذیل قرار پا کر ناپسند ہوا بالاخر ارجن برہمن کے بھیس میں آگے بڑھا۔ اور ایک ہی پل میں کمان کھینچکر حسب شرط لیا ٹھیک نشانہ پر تیر لگائی۔ تب راجاؤں کی محفل میں ایک غضب کا سماں ہوا۔ لیکن بھیم اور ارجن کی شجاعت و دلاوری کے مقابلہ میں کسی کی جرات نہ ہو سکی۔ الغرض لوگوں نے معلوم کیا کہ یہی پانڈو ہیں۔ اس کے بعد رواج کے موافق نہایت کروفر سے ارجن کے ساتھ دروپدی کا بیاہ ہوا۔

پانڈو صحیح سلامت زندہ رہنے کی خبر سنکر دریودہن کرن

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

اور شکنی کے دلوں میں پھر بڑی بے چینی پیدا ہوی۔ دریودھن مستعدی سے ارادہ کیا کہ کچھ بھی کیوں نہ ہو پانڈوں سے علانیہ جنگ کر کے ان کا خاتمہ کیا جائے۔ اپنے والد سے اس کی اجازت چاہی۔ لیکن دہرت راشٹر نے اس بارہ میں بھیشم درون اور ودور کے مشورہ سے یہ تصفیہ قرار دیا کہ ان کی نصف سلطنت انھیں دیکر اس فساد کو دفع کر دیا جائے۔ پانڈوں کو عزت و شان کے ساتھ بلا لانے کی غرض سے ودور کو درپد راجہ پاس بھیجدیا۔ چنانچہ اس نے پانڈوں کو مع دروپدی کے لے آیا رعایا نے پانڈوں کے تشریف آوری پر اظہار مسرت کیا۔ حسب تصفیہ دہرت راشٹر نے انھیں نصف سلطنت دیکر اندر پرستھ مقام پر رہنے کیلئے فرمایا۔ اسی اندر پرستھ کو بعد میں پانڈوں نے اپنا دار الحکومت بنایا۔

ارجن کا زیارتی سفر

پانڈوں میں یہ اصول تھا اگر ان میں سے کسی کو کوی چیز مل جاتی تو وہ اپنے والدہ کے حسب الحکم بالکل پانچوں تقسیم کر لیتے تھے۔ اب چونکہ ارجن کو سوئمبر میں دروپدی ہاتھ لگی اصولاً

باہم تقسیم کر لینا لازمی تھا لیکن دشواری یہ پیش آئی کہ درو پدی
کس طرح تقسیم کر لیجائے . نہایت غور و خوض کے بعد نارد منی جی کے
بالمشافہ یہ طے پایا کہ درو پدی کو بھی پانچوں کی بیوی تصور کرنا
چاہیئے اور جب اس کے پاس ان میں سے کوئی ایک ہمنشین ہو تو
دوسرا وہاں ہرگز نہ جائے . بصورت ثانی اسپر بطور سزا لازم
ہوگا کہ وہ بارہ مہینے تک متقدس مقامات کی زیارت کرتا پھرے
ایک روز کا اتفاق ہے کہ یدھشٹر اور درو پدی کے خلوت خانہ
میں ارجن کے آلات جنگ رکھے ہوئے تھے . کسی برہمن کے گائیوں کو
لٹیروں سے بچانے کیلئے ارجن کو اس کمرہ سے اپنی تیر و کمان
لانے کی سخت ضرورت ہوئی اور مجبوراً وہ اندر سے ہتیار لے
آکر برہمن کو اس مصیبت سے نجات دلایا . لیکن اصول کے خلاف
اس طرح خلوت میں جانا ارجن اپنا قصور جان کر بارہ مہینے کی
زیارتی سفر پر روانہ ہوا . مختلف مقامات اور مقدس زیارت
گاہیں گھومتے ہوے ارجن گنگا دوار کے قریب آیا وہاں ناگ
راجہ کی کنواری بیٹی اُلوپی اور منی پور کی شہزادی چترانگدا ان
دونوں سے اُسنے شادی کر لی چترانگدا کے بطن سے ایک
بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ببھرو واہن رکھا گیا . اس کے بعد پھر سبھا

تیرتھ گاہ میں پیارے سری کشن جی سے ملاقات ہوئی اور ارجن
اُن کے ساتھ دوارکا جی (ایک تیرتھ گاہ کا نام ہے) روانہ ہوا
سری کشن جی کے بڑے بھائی بل رام کا یہ منشا تھا اپنی بہن سبھدرا کو
دریودہن کے ساتھ بیاہ کردے لیکن سبھدرا کی دلی آرزو ارجن کیساتھ
شادی کرنے کی تھی جس پر سری کشن جی نے نہایت مصلحت سے
ارجن ہی کے ساتھ سبھدرا کی شادی کرادی. اسطرح چند دن
پشکر وغیرہ تیرتھ گاہیں گھوم کر بارہ مہینے کی مدت ختم ہوتے ہی سبھدرا
کو ساتھ لیتے ہوئے ارجن اندر پرستھ داخل ہوا. سبھدرا کے بطن سے
ایک بہادر بیٹا تولد ہوا جسکا نام ابھمنیو رکھا گیا. دروپدی کے بطن سے
بھی ہر ایک پانڈو کے تخم سے ایک ایک اسطرح جملہ پانچ بیٹے تھے.

کھانڈو بن (ایک جنگل کا نام ہے)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سری کشن جی اور ارجن دونوں بیٹھے
باتیں کررہے تھے کہ اتنے میں اگنی (یعنے آگ کا دیوتا) برہمن کے
بھیس میں حاضر ہوکر اُن سے کھانڈو نامی بن (جنگل) طلب کرنے
لگا. اِن دونوں نے اُسے پہچان کر فوراً اسکی خواہش پر وہ بن سپرد
کرکے اس کو بیحد خوش کیا. تب اگنی خوشی میں پھولا نہ سما کر اکشیہ بھا

(تیروں کی ایسی تھیلی جسمیں سے کبھی تیر ختم نہ ہوتے ہوں) اور نہایت اعلیٰ درجہ کی گانڈیو نامی کمان (دھنوفیہ) اور ایک کپی دھوج رتھ (یعنے جس رتھ لنگوریہ بیٹھی ہوی نشانی ہو) یہ تین چیزیں ارجن کو اور سری کرشن جی کو ایک ہتیار "سدرشن چکر" (حلقہ نما آلہ) دیا۔

فصل دوم

سبھا پرو

[اس باب میں اعلیٰ مجلسوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اسلیئے اسکو سبھا پرو کہتے ہیں۔]

ارجن نے کسی موقع پر مئے نامی راکشش کی جان بخش دی تھی اس احسان کے صلہ میں اس راکشس نے ارجن سے یہ کہا کہ آپ مجھ سے جیسی چاہیں ویسی خدمت لیں ارجن نے سری کرشن جی کی طرف اشارہ کیا چونکہ سری کرشن جی مئے کی کاریگری سے بخوبی واقف تھے اس لیئے انھوں نے ارشاد فرمایا کہ یدھشٹر کے لیئے ایک خوش نما دربارگاہ تیار کرے مئے نے اس حکم کو بسر و چشم

دیباچہ

مہابھارت ہندوؤں کی ایک قدیم ضخیم تاریخی کتاب ہے جس سے ضروری اقتباسات اخذ کر کے مولف نے کم عمر طالب علموں کے افادہ کیلئے اسکے مجموعہ کو بال بھارت سے موسوم کیا ہے۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے چونکہ بال بھارت مرہٹی میں تالیف کیگئی ہے اور امتحان میں پرچہ جات بزبان اردو حل کئے جاتے ہیں اسلئے اسکی تعلیم و تفہیم میں بہت دقت پیش آرہی تھی۔ کمترین نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اسکو اردو لٹریچر کا لباس پہنایا جائے جسکے لئے اولاً اس بال بھارت کے ترجمہ کے کام کو عالیجناب گنپت راؤ صاحب دیشپانڈیہ وکیل گلبرگہ شریف کے سپرد کیا۔ صاحب موصوف نے بوجہ کثرت کار و عدیم الفرصتی اسمیں نہایت عجلت سے کام لیا اور شاید انکو نظر ثانی کا بھی موقع نہیں ملا ورنہ انکا ترجمہ معمولی اصلاح کے بعد کار آمد و قابل اشاعت ہوتا۔ لیکن پھر بھی اس خصوص میں وہ قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اس مبارک کام کی ابتدا اپنے کلک گوہر بار سے فرمائی۔

اسکے بعد میرے معزز دوست مولوی محمد صاحب صیغہ دار محکمہ

قبول کیا اور کیلاس کے شمال کی جانب سے مختلف اقسام کے جواہرات اور دشمنوں کے سئے تباہ کن گرز اور دیودت نامی شنکھ فراہم کیا۔ اس کے منجملہ جواہرات سے دربار کو نہایت آراستہ و پیراستہ کیا گرز بھیم کو اور شنکھ ارجن کو دے دیا۔

راجسویہ یگ

جبکہ دربارگاہ مکمل ہو چکا تو یدھشٹر نے ایک دن نارد منی جی کے توجہہ دلانے پر "راجسویہ یگ" منانے کو قرار دیا اس سے شری کشن جی نے بھی اتفاق فرمایا لیکن ساتھ ہی یہ رائے دی کہ مگدھ دیس کا راجہ جراسندھ جو متعدد راجاؤں کو اپنے ہاں قید کر رکھا ہمیں چاہئے کہ پہلے انھیں رہا کرا دیں چنانچہ اس کام کو انجام دینے کیلئے خود شری کشن بھیم اور ارجن کو ساتھ لیکر بھیس بدلے ہوئے جراسندھ کے دارالسلطنت پر پہونچے۔ ان لوگوں نے جراسندھ سے کہا کہ ہم تینوں میں سے جس کے ساتھ چاہے کشتی لڑے۔ تب بھیم کے ساتھ کشتی لڑتے ہوئے جراسندھ مار ڈالا گیا اسکے بعد شری کشن جی نے اُن راجاؤں کو قید سے آزاد کر دیا اور جراسندھ کے بیٹے سہدیو کو تخت نشین کر کے شری کشن جی

بھیم اور ارجن کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے واپس اندرپرستھ تشریف لائے
بعد واپسی "راجسویہ یگ" کیلئے مال اور دولت فراہم کرنے و نیز مختلف
مقامات کے راجاؤں پر فتح یابی کے غرض سے ارجن شمال کی جانب
بھیم مغرب کے جانب اور سہدیو جنوب میں و نکول مشرق کے جانب
اسطرح چاروں پانڈو روانہ ہوئے۔ صرف یدھشٹر مستقر پر ہکر سلطنتی
کاروبار انجام دیتا رہا۔ ادھر اُن چاروں نے نہایت بہادری و
جوان مردی کے کرتب دکھا کر بیشمار دولت سمیٹ لایا۔

اب "راجسویہ یگ" قطعی طور پر قرار پایا۔ دنیا بھر کے جمیع راجہ
مہاراجاؤنکو دعوت دیگئی اور سارے تشریف بھی لائے۔ دریودھن کے
ذمہ خزانہ۔ دشیاسن کیلئے انتظام خوردونوش۔ اشوتھاما پر برہمنوں کی
تعظیم و تکریم وغیرہ کی ذمہ داری۔ غرض ہر ایک کے ذمہ کچھ نہ کچھ کام
دیا گیا تھا بھیشم اور ودور یہ دونوں ضعیف بہادر سب پر کافی نگرانی
کیا کرتے کہ کمی بیشی نہ ہونے پائے۔

اسطرح یگ کے سارے انتظامات نہایت خیر و خوبی کیساتھ
انجام پاگئے۔ جب آخر میں پوجا کی رسم کا وقت آن پہونچا تو یہ مسئلہ
چھیڑ گیا کہ پہلے کس کی پوجا کیجائے۔ تب بھیشم جیسے اپنی بابت
رائے یہ دی کہ اولاً دوارکا دھیش سری کرشن جی کی پوجا کیجائے

جسکو سب نے تسلیم کیا۔ لیکن صرف ششوپال نے اسکو اپنی ذلّت سمجھا اور سر دربار بھیشم۔ یدھشٹر اور سری کرشن جی کے شان میں برا بھلا کہنا شروع کیا۔ بہت سارے لوگوں نے اسکو سمجھانے کی کوشش کی لیکن سب بیکار۔ ششوپال سری کرشن جی کا پھوپھی زاد بھائی تھا اسکے پیشتر بھی اپنے کئے بار ایسی ہی نازیبا حرکات کی تھی جوں کہ سری کرشن جی اپنے پھوپھی اپنے ششوپال کے والدہ سے یہ قرار کیا تھا کہ۔ ششوپال کے سو تک گناہ معاف کرونگا۔ چنانچہ سو گناہ کی تکمیل تک سری کرشن جی نے خاموشی اختیار کی۔ اس کی تکمیل کے بعد بھی جب دیکھا کہ ششوپال اپنے ناجائز حرکات سے باز نہیں آتا۔ و نیز اپنے اس قرار کو پورا کر چکا تھا تب سری کرشن جی نے ششوپال کے برے کرتوت کی معقول سزا دینے میں کچھ بھی پس و پیش نہ کرتے ہوئے اپنا تیز آلہ (سدرشن چکر) اسپر پھینک دیا جس سے اسکا سر تن سے جدا ہو گیا اور اسوقت اسکے بیٹے کو تخت نشین کر کے یگ کا کام ختم کیا۔ تمام راجہ اور مہاراجہ اپنے اپنے دیس کو چلدئے۔ اسطرح سے یدھشٹر شہنشاہ بن کر حکومت کرتا رہا۔ لیکن سری ویاس جی نے برادری کے آیندہ خوفناک حادثات سے آگاہ کر دیا۔ اس سے یدھشٹر بے قرار ہوا۔

دیوت کریڈا (قمار بازی)

بہ تقریب "راجسویہ یگ" جبکہ دریودھن اندرپرستھ گیا تھا ۓ کا جدید تعمیر کردہ تعجب خیز دربارگاہ دیکھکر اسکو پانڈوں سے اور بھی حسد ہوا. چونکہ وہاں کچھہ ایسی ہنرمندی سے کام لیا گیا تھا کہ دریودہن جسکو سنگ مرمر خیال کرکے بلا اندیشہ بیٹھ جاتا پانی سے تر ہوجاتا اور جسکو پانی خیال کرکے احتیاطاً کپڑے بچا کر چلتا تو وہاں سنگ مرمر پایا اسطرح سے اُس نے خوب دھوکے کھائے جس سے وہ بہت پشیمان ہوا۔ دریودھن کی اس حالت پر بھیم دروپدی وغیرہ پانڈو اور ان کے ملازمین بے ساختہ ہنس پڑے تھے یہ بات اس کے دل میں بہت کھٹک رہی تھی جسکی وجہہ سے دریودھن نے اپنے دل میں یہ عہد کرلیا تھا کہ یا تو پانڈوں سے اسکا بدلہ لونگا یا اپنی جان دیدونگا اور یہ بھی سونچا کہ اگر پانڈوں کو راست بازی سے جیت لینا ناممکن ہی ہو تو دغا فریب ہی سے کیوں نہو انھیں جیت لینا چاہیے اس مقصد کی کامیابی میں اس کے ماموں شکنی سے بڑی امداد ملی چونکہ شکنی پانسہ کے کھیل میں بڑا ماہر تھا اور دریودہن کو یقین کامل تھا کہ اگر ہم یدھشٹر کو کھیلنے کیواسطے بلائیں تو وہ ایسا سچا چھتر ہے

ہونے پر ممکن نہیں کہ انکار کرے۔ بس دریودھن نے ہر طرح سے
اس کھیل میں پوری پوری اپنی ہی جیت کا یقین کر کے اس سے اپنے
والد دہرت راشٹر کو آگاہ کر دیا۔ دھرت راشٹر نے پہلے پہل تو بہت
کچھہ ٹال مٹول کرتا رہا۔ بالآخر اس بارہ میں دُردور کی جیسی کہ رائے
ہو اسپر عمل کرنیکا ارادہ کیا۔ دِدُور دریودہن کے اس خیال کی
تائید کرنے کے بجائے نصیحتانہ چار باتیں کہکر بہت کوشش کی کہ وہ
اس ناقص خیال سے باز آئے لیکن اسکی ساری کوشش بیکار گئی
بالآخر مجبوراً اس نے یدھشٹر کے پاس پہنچکر اسکو کھیلنے کیلئے بلایا
چونکہ یہ بات چھتریوں کے اصول سے بالکل خلاف تھی کہ دشمن کے
طلبی پر انکار کرے۔ اسلئے یدھشٹر نے اپنے طبیعت کے برخلاف اس
کھیل کی محفل میں شامل ہوا۔ لیکن ہر بازی ہارتا ہی رہا۔ حتیٰ کہ اپنی
ساری دولت جواہرات۔ سلطنت۔ لونڈی۔ غلام اور اپنی بھائیوں کو
تک ہارنے کے بعد خود کو شرط میں لگاکر ہار گیا۔ پھر بھی بازی ختم نہوئی
آخرکار دروپدی کو بھی شرط میں لگایا۔ اس مرتبہ بھی شکنی نے بازی
جیت لی۔ تب دریودہن کا چھوٹا بھائی دُشاسن نے دروپدی کو
محفل میں حاضر کرنے کیلئے آدمی روانہ کیا۔ لیکن وہ نہیں آئی جسپر
وہ بذات خود جاکر سر کے بال پکڑکر گھسیٹتا ہوا مجلس میں لایا اس

وقت دروپدی کے جسم پر صرف ایک ہی کپڑا تھا اسکو بھی اُن ظالم دشیاسن نے کھول لینا شروع کیا تب دروپدی اپنی عصمت بچانیکے لئے بھگوان سری کرشن جی کو امداد کیلئے نہایت بے قراری سے پکار اٹھی۔ سری کرشن جی نے اس برے نقشہ میں دروپدی کی دردناک اور قابل رحم آواز پر غیب سے کپڑے سرفراز کر کے اُس کی شرم و حیا کی حفاظت کی اس حالت کو دیکھکر کورو سخت متحیر ہوئے۔ پانڈو اس ظالمانہ نقشہ کو دیکھکر اپنی زیست کو موت پر ترجیح دے رہے تھے۔ لیکن وہ کر ہی کیا سکتے تھے چونکہ خود ہی اُسے بازی میں اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھے تھے اسلیئے وہ اس معاملے میں کچھہ بھی نہ کر سکے۔ ادہر دربار میں یہ خوفناک حادثہ ہو رہا تھا کہ ادھر ساری سلطنت میں اچانک آگ بھڑک اٹھنے سے تباہی شروع ہو گئی دریودہن کی والدہ گاندھاری نے اس تباہ کن حالت کو دیکھ کر اپنے خاوند سے مشورتاً اس بارہ میں گفتگو کر کے پانڈوا ور دروپدی کو رہا کرا دیا۔ پانڈو اس سے نجات پاکر اپنے دارالحکومت جا رہے تھے کہ دریودہن کرن اور شکنی نے مکرر دہرت راشٹر کے پاس جاکر استدعا کی کہ ہمیں اجازت دیجئے کہ پانڈوں سے ایک اور بازی کھیل لیں اور اس بازی میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ

جنکی ہار ہو ان پر لازم ہوگا کہ وہ بارہ سال علانیہ اور ایک سال پوشیدہ بن باس اختیار کریں. اگر اتفاق سے پوشیدہ بن باس کے زمانہ میں انکا پتہ چل جائے تو مکرر ان پر بارہ سالہ علانیہ بن باس اور ایک سالہ پوشیدہ طور پر بسر کرنا لازم ہو جائیگا - جسکو دھرم راج نے بھی تسلیم کرلیا - اسکے بعد دوبارہ بازی شروع ہوی پھر بھی پانڈو ہار گئے جسکی وجہ سے حسب شرایط بن باس لازمی ہوا. تب پانڈو اپنی والدہ کنتی کو ودور کے گھر میں رکھ چھوڑا اور اپنا سارا لباس اُتار کر دروپدی کو ہمراہ لئے ہوے فوراً جنگل کا راستہ سُدھارے.

وشاسن دروپدی کو مجلس میں گھسیٹ لاکر جس وقت کہ گالی گلوج کر رہا تھا اُسی وقت بھیم نے یہ عہد کیا تھا کہ تاوقتیکہ دشاسن کا سینہ چاک کر کے خون نہ پی جاؤں اور اپنے گرز سے دریودھن کی ران کے ٹکڑے نہ بناؤں میں نام کا بھیم نہیں ہوں بھیم کے اس عہد سے باقی پانڈو بھی اسقدر متاثر ہوے کہ ارجن نے کرن کو سہدیو نے شکنی کو اور نکول نے دیگر اور جنگجو کوروں کے مار ڈالنے کا مصمم ارادہ کیا.

فصل سوم

ون پرو

[پانڈو نے بارہ سالہ بن باس کسطرح بسر کیا اُن حالاتکا ذکر اس پرو میں درج ہیں اسلئے اسکا نام ون پرو رکھاگیا]

جس وقت کہ پانڈو بن باس کے لیے جنگل روانہ ہو رہے تھے تب مخلوق بے حد رنج ہوا۔ یہاں تک کہ وہ بھی اُن کے ہمراہ جنگل چلنے پر آمادہ ہوئے۔ لیکن یدھشٹر نے بڑی مشکل سے انہیں سمجھا منا کر واپس کر دیا تب بھی اکثر برہمن واپس نہوئے۔ بلکہ یہ کہنے لگے کہ جہاں تم وہاں ہم۔ بہر حال اُنکا ساتھ نہ چھوڑا۔ یدھشٹر کو پہلے تو اپنی ہی بسر اوقات کی فکر تھی ایسی حالت میں ان سب برہمنوں کا انتظام خورد نوش کیونکر ہو سکے گا۔ اس وجہہ سے وہ اور بھی پریشان ہو گیا۔ اور اسنے تپشیہ (ریاضت) کر کے سورج کے خوشنودی سے بعد اس سے یہ مراد حاصل کر لی کہ درو پدی کا کھانا ختم ہونے تک جسقدر بھی مہمان آجائیں انھیں غذا کافی ہو جائے۔ اسکے بعد پانڈو پہلے پہل کامیک بن (ایک جنگل کا نام ہے) جا بسے۔

پانڈو جنگل میں نکل جانے کے بعد ودور اور دھرت راشٹر کے درمیان ان کے بارہ میں کچھ گفتگو ہوی کہ دریودھن بہت ہی بد طینت اور دھوکا باز شخص ہے۔ باوجود اس کے آپ نے اسکے اصرار پر خوامخواہ پانڈوں کو بن باس بھیجدیا جو ان کے حق میں سخت ناانصافی ہوی اسکا انجام ظاہر ہے کہ آپ کے خاندان میں تباہی وبربادی چھا جائیگی۔ ودور کے اسطرح صاف صاف کہدینے سے ان دونوں میں کچھ بحث مباحثہ ہوا۔ جسکے بعد ودور کوروں سے علحدہ ہوکر کامیک جنگل میں پانڈوں کے جانب چلدیا۔ لیکن دھرت راشٹر نے اسے واپس بلوالیا۔ کرن نے دریودھن کو ادھر یہ ترغیب دی کہ کسی نہ کسی طریقہ سے پانڈوں کا تعقب کرکے انھیں پریشان کریں۔ عاقل اور دوراندیش لوگوں نے جب ان حالات کو دیکھا انھیں متنبہ کردیا کہ تمہارے اس سلوک سے عنقریب کورو خاندان تباہ ہوجائیگا۔ اس پر کرن وغیرہ کے سب فاسد خیالات اسی حد تک رہ گئے۔

پانڈو قمار بازی میں ہار کر بن باس اختیار کرنے کی خبر جبکہ بھوج۔ اندھک۔ ورشنی وغیرہ خاندان کے راجاؤں نے سنی تو انھیں بے حد صدمہ ہوا اور پانڈوں سے ملنے کیلئے وہ کامیک

جنگل میں داخل ہوے۔ وہاں سری کرشن جی دروپدی سے ملکر اس کو تسلی دینے کے بعد سبھدرا اور ابھمنیو کو اپنے ساتھ لیکر دوارکا چلے گئے۔ راجہ دھرشٹ دمن نے دروپدی کے بیٹوں کو اپنے ہمراہ لیتا گیا اور دیگر راجہ مہاراجاؤں نے بھی پانڈوں سے رخصت ہوکر اپنے اپنے دارالسلطنت واپس ہوئے

حصول آلات جنگ کیلئے ارجن کا بہشت میں جانا۔

کوروں کے دربار میں دروپدی کی جو ذلت ہوی تھی اسکا اسکے دل پر سخت صدمہ تھا۔ کسی دن شام کو اثنائے گفتگو میں دروپدی نے اپنی اس بے حرمتی کا انتقام لینے کی دھرم سے دست بستہ التجا کی۔ دھرم نے جوابدیا کہ عقلمندوں کا شیوہ عفو ہے۔ جن میں یہ صفت رہیگی ان کا دل ہمیشہ کیلئے خدای تعالیٰ کا مسکن بنا رہیگا۔ غرض کہ اسنے بہت کچھ کہا لیکن دروپدی کو اس سے تسکین نہوی۔ دروپدی نے کہا کہ گو عفو بھی ایک اچھی صفت ہے لیکن خدا ے تعالیٰ کی یہ کیسی ناانصافی ہے کہ نیکوں کو تکلیف میں اور بدوں کو آسایش میں رکھتا ہے اس پر

صدر مہتممی تعلیمات صوبہ گلبرگہ کو بلحاظ اردو دانی ہیں ذی مسٹر دیشپانڈے صاحب
کے تیار کردہ ترجمہ کی نظر ثانی کیلئے توجہ دلائی صاحب موصوف اور خصوصاً
انکے عنایت فرما دوست مولوی محمد علاء الدین صاحب میر منشی محکمہ صدر عدالت
صوبہ گلبرگہ شریف نے بالاتفاق بہ نظر علم دوستی اسمیں کافی حصہ لیا۔ چنانچہ
مولوی محمد علاء الدین صاحب نے باں عبارت کی نہایت صحیح و بامحاورہ اردو
ترجمہ میں مہارت اور مرہٹی دانی کا کافی ثبوت دیا ہے ۔

من بعد اس مکمل ترجمہ میں عالیجناب مولانا مولوی محمد عبدالمنان صاحب
سبحانی ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ٹی ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ گلبرگہ شریف
کی ضروری اصلاح و تنقیح بقول شخصے سونے پر سہاگہ ہوی ۔

ہیں صاحب معزز اور عالیجناب گنپت راؤ صاحب ویغیا ئنڈیہ وکیل ہائیکورٹ
گلبرگہ اور مولوی محمد عمر صاحب و مولانا مولوی علاء الدین صاحب کا مشکور
و ممنون منت ہوں کہ انھوں نے اس ناچیز کی گزارش پر اپنی توجہ مبذول فرمائی
ہے ہیں آخر میں ناظرین کرام سے ادباً ملتمس ہوں کہ اس ترجمہ میں
کوئی غلطی یا سہو نظری ہوی ہو تو براہ کرم اس سے مجھے براہ راست مطلع
فرمائیں تاکہ دوسرا اڈیشن بعد اصلاح طبع و شایع ہوسکے ۔

کمترین

گوبند راؤ ہیروری مالک مطبع وجیانند

دھرم نے جواب دیا کہ خدائے تعالےٰ کے نسبت ایسے بیہودہ خیالات کو ہرگز دل میں نہ لانا چاہیئے۔ اپنی عقل کی کوتاہی سے ہم اُسکی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ عفو کرنا یہ ہمارا فرض ہے جسکی پابندی ہم پر لازمی ہے۔ دھرم کے اتنے سمجھانے منانے پر بھی دروپدی انتقام لینے ہی پر اڑی رہی۔ ساتھ ہی بھیم نے بھی ہاں میں ہاں ملادی۔ اب دھرم اُسی غور و فکر میں تھا کہ دفعتاً مہرشی ویاس جی وہاں تشریف لائے۔ اور اسکو ناصحانہ طریق پر سمجھایا کہ گو کوروں کو نیست و نابود کرنا ایک مشکل کام ہے۔ لیکن یہ اسوقت ممکن ہے کہ ارجن کو دیوتاؤں کے ہتیار مل جائیں اور ارجن سے یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ان آلات جنگ کو دیوتاؤں نے ورتراسور (ایک راکشس کا نام ہے) کے خوف سے اندر کے پاس رکھا ہے بذریعہ ریاضت و قوت روحانی حاصل کریں۔

ارجن نے ہمالیہ کے اس پار اندنیل نامی پہاڑی پر ریاضت شروع کی۔ ایک دن اندر وہاں تپسوی (ریاضت کیش) کے بھیس میں آیا۔ اور ارجن سے پوچھنے لگا کہ تجھے کیا چاہیئے ارجن نے جواب دیا کہ اے بھگوان میں کچھہ دیوتائی یا جنت کی آسائش نہیں چاہتا ہوں۔ بلکہ جن ظالموں کے بدولت میرے

بھائیوں کو بن باس نصیب ہوا ان سے مجھے انتقام لینا مقصود ہے اگر یہ ہم سے نہ بن پڑے تو ہمیشہ کیلئے ہماری ناموری پر دھبہ ہے اندر نے اس مقصد برآری کیلئے شنکر سے خوشنودی حاصل کرنیکی ہدایت کی۔ چنانچہ ارجن کوہ ہمالیہ پر مصروف ریاضت ہوا۔ وہاں اُسنے ایک دن یہ دیکھ کر کہ ایک جنگلی سور حملہ آور ہونے کو ہے۔ اس پر ایک تیر چلائی اور دوسری طرف سے شنکر نے بھی شکاری کے بھیس میں نمودار ہوکر اسی مقصد پر تیر چلائی سور تو مر گیا۔ لیکن اسکے نسبت ارجن اور شکاری (شنکر) میں یہ نزاع پیدا ہوی کہ درحقیقت یہ شکار کس کا ہے۔ حتیٰ کہ جنگ کی نوبت پہونچ گئی۔ ارجن کی اس دلیری اور شجاعت سے شنکر بے حد خوش ہوئے اور اپنا پاشوپت نامی ہتیار سے ارجن کو سرفراز فرمایا۔ اندر نے بھی کچھہ ہتیار عنایت کئے اور ساتھ ہی اُن کے طریق اور محل استعمال بیان کئے۔

متبرک مقامات کی زیارت

ادہر پانڈو فکر مند تھے کہ ارجن ابتک کیوں نہیں واپس آیا ادہر اندر لوگ سے لومش رشی تشریف لاکر حسب الارشاد

اندر اطلاع دی کہ ارجن خیر و عافیت سے رہکر آلات جنگ سے
واقفیت حاصل کر رہا ہے۔ اسکی واپسی میں چندے تامل ہے
جب تک کہ آپ لوگ متبرک مقامات کی زیارت سے فارغ ہو جائے
چنانچہ وہ زیارت کیلیے اسی رشی کے ہمراہ روانہ ہوے۔ رشی جی
انھیں متبرک مقامات کی زیارت کراتے ہوے گنگا دوار اور
بدریکا شرم تک پہنچا دیا۔ وہاں ایک دن ہوا کے جھونکے کیساتھ
کنول کی بھینی بھینی خوشبو آنے لگی۔ دروپدی نے ایسے پھول
دیوتاؤں پر چڑھانیکی آرزو ظاہر کی، اس کی اس تمنا کو پورا کرنے
کے لیئے بھیم اسطرف روانہ ہوا جبطرف سے کہ کنول کی خوشبو آئی
تھی۔ اثنا راہ میں ہنومان جی سے اسکی ملاقات ہوی۔ تھوڑی سی
گفتگو کے بعد ہنومان جی پرسن (خوش) ہوکر جنگ کے موقع پر ارجن کے
رتھ پر سوار رہکر امداد دینے کا وعدہ کیا۔ اور وہ جس پھول کی تلاش
میں نکلا تھا اسکا پتہ بھی بتلا دیا کہ وہ گندھمادن نامی پہاڑ پر فلاں
تالاب میں ہیں۔ وہ تالاب کبیر کے ملک میں تھا اسکے نگہبان راکشسوں نے
مالک کے بغیر اجازت بھیم کو ان پھولوں کو چھونے تک نہ دیا۔ بھیم نے
ان راکشسوں کو مار ڈالا اس کی خبر کبیر کو ہوتے ہی اس نے بھیم کو
پہچان لیا اور اسے پھول لینے کی اجازت دیدی۔

ادھر یدھشٹر وغیرہ بقیہ پانڈو بھی گھومتے گھومتے اُسی پہاڑ کے دامن میں آن پہونچے۔ بھیم اور ارجن ان دونوں نے بھی اُسی مقام پر ان سے آملے۔ وہیں سری کشن جی بھی تشریف لائے اور یدھشٹر کی دل کی ازمایش کیلئے اسکے معاہدہ کے خلاف عمل کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ لیکن یدھشٹر نے صاف صاف کہدیا کہ پانڈو کبھی اپنے عزم بالجزم سے ٹلنے والے نہیں ہیں۔ راستبازی اور خدائے تعالےٰ پران کا کامل بھروسہ ہے۔ اتنے میں مارکنڈیہ رشی بھی وہاں تشریف لائے۔ اور انھوں نے انسانی برتاو اور روش کے متعلق پانڈوں کو حسب ذیل نصیحتیں کیں

مارکنڈیہ رشی کی نصیحتیں۔

جانداروں پر شفقت رکھو۔ سچ بولو فروتنی اختیار کرو اپنے دل پر قابو رکھو۔ رعایا کے امن و آمان کا ہر وقت خیال رکھو اچھی عادتیں اختیار کرو۔ بری خصلتیں ترک کرو۔ دیوتاؤں اور بزرگوں کو راضی رکھو۔ بے وقوفی اور غفلت کے سبب سے جو گناہ سرزد ہوے ہوں ان کو نیکوکاری سے دھو ڈالو۔ غرور چھوڑ دو۔ عاجزی اختیار کرو۔ قلب کی پاکیزگی اصل صفائی ہے جب تک یہ نہو

ذکر و تسبیح ریاضت و نفس کشی روزہ برت. پوجا - ترک دنیا سب بیکار ہیں جسم دل و زبان ان تینوں سے جو شخص کبھی گناہ نہیں کرتا وہی سچا عابد اور پرہیزگار ہے جسکا قلب پاک و صاف نہو اسکو نفس کشی و ریاضت تپ بجز اپنے جسم کو تکلیف میں رکھنے کے کچھہ حاصل نہیں - ایسی ریاضت سے اُس کے گناہ دھوے نہیں جاتے شرح (دھرم) کی پابندی کی فضیلت (یگ) عبادت سے بڑھکر ہے -

دُریودھن کی تذلیل

ادھر دریودہن شکنی اور کرن یہ تینوں پانڈوں کے تعاقب میں انھیں اذیت پہونچانیکے لیئے تھوڑی سی فوج لیکر دوبت بن (ایک جنگل کا نام ہے) کو روانہ ہوے - اثنار راہ میں گندھرو سے انکا مقابلہ ہوا - دریودہن اور اسکے بعض جنگجو ساتھی دشمنوں کے ہاتھہ گرفتار ہوگئے لیکن کرن بھاگ گیا - پانڈو بھی اُن کے قریب ہی تھے کوروں کے منجملہ چند لوگ وہاں گیئے اور اپنی ساری سرگذشت یدھشٹر سے بیان کرکے دریودہن وغیرہ کوروں کو دشمنوں کے پنجوں سے چھڑانیکی التجا کی جسپر بھیم نے مارے غصہ کے اُن کو

سخت دل آزار باتیں کیں. یدھسٹر نے بھیم کو سمجھا کر کہا کہ یہ وقت آپس میں لڑنے بھڑنے کا نہیں ہے. جہاں خاندان کے نام کو دھبہ لگنے کا موقع آجائے تو وہاں اپنے بھائی بندوں کے دوش بدوش دشمن سے جنگ کرنی چاہئے. غیر کے ہاتھوں اپنی خاندان کے تباہی کو ہرگز اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں یہ کہکر یدھسٹر نے اپنے بھائیوں کو کوروں کے امداد کیلئے بھیجدیا ارجن نے دریودھن وغیرہ کو چھڑا کر یدھسٹر کے روبرو حاضر کیا یدھسٹر نے انہیں یہ کہکر رخصت کیا کہ اپنی ایسی ناعاقبت اندیشی سے خاندان کو بٹہ لگنے کی پھر کبھی نوبت نہ آنے دیں.

دریودھن کو اپنی اس ذلت سے زندگی موت سے بدتر معلوم ہورہی تھی مارے شرم کے سر نیچے کئے ہوئے اُداس جارہا تھا راستہ میں اسکا ماموں شکنی اور کرن اُسے ملے. جنہوں نے بہت شیخیاں بگھار کر اسکو ابھارا. کرن نے دریودھن سے یہ عہد کرلیا کہ صرف آپ کی اجازت کی دیر ہے کہ فتح عظیم حاصل کرکے ارجن کا کام تمام کرونگا۔

دُرواسا رشی کا پارن (افطار روزہ)

ایک دن دُرواسا رشی اپنے چیلوں کا بڑا جمگھٹا ساتھ
لیکر دریودہن کے دربار میں داخل ہوئے جنکو دیکھتے ہی دریودہن نے
انکی بڑی تعظیم توقیر کی جس سے رشی جی بہت خوش ہوکر راجہ دریودھن سے
فرمایا کہ اگر تمہاری کوئی مراد ہو تو مجھ سے (بر) مانگ لے جسپر راجہ
دریودہن نے شکنی اور کرن کے مشورہ سے یہ التجا کی کہ میری صرف
یہی آرزو ہے کہ رشی جی اپنے ان گنت اور بیشمار چیلوں کے ساتھ
کسی رات پانڈوں کے پاس جو جنگل میں رہتے ہیں اچانک پہنچکر
ان سے بھوجن (کھانا) طلب کریں اور اس طریقہ سے انکی نیکیاں
زایل کر دیجئے جسکو رشی جی نے منظور کرلیا۔ ایک دن حسب عادت
دروپدی اپنے پتی (شوہر) کو کھلا چکے بعد خود بھی فارغ ہوکر کچھ
آرام لے رہی تھی کہ رشی جی اپنے دس ہزار شاگردوں کو ساتھ لیکر
رات کی وقت حسب وعدہ اچانک پانڈوں کے ہاں پہنچ گئے
پانڈوں نے مراسم تعظیم بجا لایا۔ رشی جی یہ کہکر ندی پر چلے گئے کہ
ہم ابھی اشنان اور سندھیا (فرائض مذہبی) ادا کرکے آتے ہیں
جبتک کھانا تیار رکھو۔ پانڈو اس فکر و تشویش میں پڑگئے کہ انکی

رات میں ایک کثیر جماعت کے خورد نوش کا انتظام کیونکر ممکن ہے
اور اگر یہ نہو تو ہماری نیک نامی پر حرف آئیگا اور رشی جی شاپ
(بد دعا) دینگے۔ تب درو پدی نے تہ دل سے سری کشن جی سے
دعا مانگی۔ کہ اے ہمارے عزت و آبرو کے محافظ ہماری آبرو
برقرار رکھئے۔ اس التجا کے ساتھ ہی سری کشن جی تشریف لائے
اور درو پدی سے کہا کہ مجھکو بھوک لگی ہے کچھ کھانے دو۔
درو پدی نے کہا کہ اتنے پہر کچھ نہیں ہے۔ سری کشن جی نے
کہا کہ دیکھ تو کہ تھالی میں کچھ تو ہوگا۔ اس پر درو پدی نے
تھالی اٹھا لائی جسمیں کسی ساگ کا ایک پتہ چپکا ہوا دکھائی دیا
سری کشن جی نے اسی کو نوش کر کے ڈکار دی۔ ادھر سامان پخت
و پز مہیا ہو گیا اور کھانا بھی تیار کروا کر سب لوگ رشی جی کا انتظار
کر رہے تھے کہ ادھر رشی جی کو ایک عجب واقعہ در پیش ہوا کہ جہاں کہ
ندی کے کنارہ جب آگئے انھیں لذیذ غذا کی ڈکاریں آنے لگیں
رشی جی نے خیال کیا کہ اب پانڈوں کے گھر جا کر کیا کھائینگے بس
وہیں سے بلا اطلاع بھاگتے بنے۔ سری کشن جی نے پانڈوں سے
اسی حقیقت کا اظہار کر کے ان کو تسلی دی۔ اسطرح سے ہمیشہ سے
پانڈوں کی عزت بچائی اور ان کو مصائب میں مبتلا کرنے کی

جو کہ تدبیریں دریودھن کی تھیں وہ سب اکارت گئیں

دروپدی کو لے بھاگنا۔

ایک دن پانچوں پانڈو شکار کیلئے جنگل میں گئے تھے۔ اور رشی جی وغیرہ بھی اشنان لیلئے تیرتھ (ندی) پر گئے ہوئے تھے صرف دروپدی ہی تنہا رہگئی تھی۔ دریودھن کا سالہ راجہ جیدرتھ والی ملک سندھ دریودھن کی فرمایش پوری کرنے کی خیال سے پانڈوں کے محلسرا میں پہونچ گیا اور دروپدی کو جبراً اپنی رتھ پر سوار کرکے لے چلا۔ تب دروپدی بے ساختہ باواز بلند چلا اٹھی۔ پانڈو شکار سے واپس آ رہے تھے کہ انھوں نے دروپدی کی اس آواز کو پہچان لیا اور دوڑ کر آپہونچے۔ اسوقت جیدرتھ نے دروپدی کو رتھ سے نیچے اُتار کر خود بھاگ جانے لگا۔ لیکن بھیم اور ارجن نے اُسے گرفتار کرکے یدھشٹر کے پاس لے گئے یدھشٹر نے اسے رہا کر دیا۔ جیدرتھ نے خلاصی پاکر پانڈوں کی بربادی کی غرض سے ہمالیہ پر تپسیا کیلئے چلا گیا۔ اور سخت ریاضت کے بعد مہادیو سے یہ بر (مراد) حاصل کی کہ تو ایک دن ارجن کے سوائے بقیہ پانڈوں کو شکست فاش دیگا۔

کرن کی فیاضی

یہ تو ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کرن نے ارجن کے قتل و غارت کرنے کا خطرناک ارادہ کر لیا ہے۔ اسکے اس عہد کو سُن کر سب کے دلوں میں تشویش پیدا ہوئی۔ ارجن چونکہ اِندر کا جز تھا اور نیز اِندر کے حفاظت کیلئے اُس نے بہت سی راکشسوں کا خاتمہ کر دیا تھا اسلئے اس احسان کے صلے میں اندر نے چاہا کہ ارجن کی حفاظت کا کچھ تو سامان کروں۔ کرن سورج کا جز ہونیکے باعث ادھر سورج نے اسکو ایک ایسا نادر زرہ بکتر سرفراز فرمایا تھا کہ جسپر کسی قسم کا ہتیارہ کارگر ہی نہوتا تھا۔ اسکے علاوہ کرن کے پاس عجب خیز چند کنڈل (کانوں کے زیور) بھی تھے اسی کے بھرتے پر وہ دشمنوں کو ہیچ جانتا تھا۔ اندر نے محض اس خیال سے کہ کرن کے اس زرہ بکتر اور کنڈلوں کو کسی ڈھنگ سے نکال لوں تو اُسکی ساری قوت زایل ہو جائیگی اور نیز کرن سخاوت میں شہرِ آفاق ہے۔ برہمن کے بھیس میں کرن کے پاس پہنچکر اس سے زرہ بکتر اور کنڈلوں کو مانگ لایا۔ چنانچہ کرن کی قوت کمزور ہوگئی۔ کورو اس واقعہ کو سُن کر بیحد رنجیدہ و ملول ہوئے اور پانڈو

بال بھارت

تمہید

اے بچو! میں تمہیں مہابھارت کی چند کہانیاں سناتا ہوں لیکن اُس سے پہلے لفظ مہابھارت کی معنی بتلاتا ہوں۔ "مہا" بمعنی بڑا۔ اور "بھارت" یعنے وہ مقدس کتاب جس میں راجہ بھرت کے خاندانی حالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ راجہ بھرت راجہ دُشینت کا بیٹا تھا۔ اُسی کے خاندان میں کورو۔ پانڈو نامی دو بڑے بہادر فرقے گزرے جو آپس میں چچازاد بھائی تھے تعداد میں کورو سَو پانڈو پانچ تھے۔ کوروں اکثر بدخصلت تھے لیکن پانڈو سب کے سب نیک بخت اور خدائے تعالےٰ پر بھروسہ رکھنے والے تھے اِسی وجہ سے جنگ میں خدائے تعالےٰ نے پانڈوں کی مدد کی اور کوروں کو نیست و نابود کرا دیا۔ مہابھارت میں خصوصیت سے انھیں قصوں کا تذکرہ ہے۔ کورو پانڈوں کے باہمی جنگ کو "بھارت یدھ" کہتے ہیں۔ یہ جنگ مسلسل ۱۸ دن تک جاری رہی تھی۔

نہایت شاداں و نازاں ہوئے۔ کرن کی اس بے دریغ فیاضی پر اندر نے بہت خوش ہو کر اسے ایک قوت بخش دی۔

یدھشٹر کا شرعی امتحان

پانڈو دروپدی کو جیدرتھ کے ہاتھوں سے چھڑا لانیکے بعد کامیک بن (ایک جنگل کا نام ہے) سے نکل کر دویت بن جنگل میں چلے گئے۔ ایک دن وہاں یدھشٹر کو بہت پیاس معلوم ہوئی اسلیئے اس نے سہدیو سے کہا کہ قریب ہی جو جہاں فرا چشمہ ہے وہاں سے پانی لائے سہدیو جوں ہی اس چشمہ پر پہونچا وہاں کسی یکشن (فرشتہ) نے چلا کر یہ کہتے ہوئے منع کیا کہ چشمہ ہمارا ہے اور تو تا وقتیکہ میرے چند سوالات کے جواب نہ دے اس میں سے ہرگز پانی نہ پئے۔ سہدیو اس کے کہنے کی کچھ پرواہ نہ کرکے پانی پیتا ہی تھا کہ مرگیا۔ چونکہ سہدیو کو گئے ہوئے بہت دیر ہو چکی تھی اسلیئے یدھشٹر نکول کو روانہ کیا۔ سہدیو کی طرح نکول بھی اس فرشتہ کی بات نہ مان کر پانی پیا اور مرگیا۔ لیکن نکول بھی گئے ہوئے دیر ہوئی اسلیئے یدھشٹر نے

ارجن اور بھیم کو روانہ کیا۔ یہ بھی اسی طرح مر گئے۔ چاروں میں سے کوئی ایک بھی واپس نہ ہونے سے یدھشٹر متحیر ہو کر خود ان کی خبر لینے کیلئے نکلا۔ چشمہ کے کنارہ پر اپنے چاروں بھائیوں کو مرے پڑے ہوئے دیکھکر آہ وزاری شروع کر دیا اس اثناء میں اسی فرشتہ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی۔ جس پر یدھشٹر نے اس فرشتہ کے جملہ سوالات کے جوابات دیکر اسکی خوشنودی حاصل کر لیا اور اسی فرشتہ سے اپنے بھائیوں کو زندہ کروایا وہ یکش یعنے (فرشتہ) فی الحقیقت ملک الموت تھا۔ یدھشٹر نے اس سے یہ مراد حاصل کیا کہ ہماری علانیہ بارہ سالہ بن باس کی مدت ختم ہو چکی ہے اب صرف ایک سال پوشیدہ بود و باش باقی رہ گئی ہے وہ بھی اسی طرح باسانی گزر جائے اس فرشتہ نے یدھشٹر کے اس منشاء کے موافق مراد پوری ہونے کی دعا دے کر چلدیا۔

یکش کے امتحانی سوالات

یکش نے یدھشٹر سے جو شرع اور شاستر کے متعلق

متعدد سوالات کیا تھا ان میں سے چند چیدہ چیدہ سوالات مع جوابات درج ذیل کئے جاتے ہیں

سوال۔ سناتن دھرم (مذہب قدیم) کونسا ہے؟

جواب۔ موکش دھرم جسمیں راہ نجات ہو۔

سوال۔ شہرت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب سخاوت سے۔ **س**۔ وہ کون اصول ہیں جن سے بہشت اور آسائش نصیب ہو **ج** راستی اور خوش خلقی۔ **س** حصول دولت کا بہترین ذریعہ کونسا ہے **ج**۔ ایسے معاملات سے کہ جن میں احتیاط اور راست بازی سے کام لیا جائے **س** دولتوں میں بہترین دولت کونسی ہے **ج**۔ علم **س** وہ کون چیز ہے جو سب سے زیادہ مفید ہے **ج**۔ تندرستی **س** سب میں بہترین آسائش کونسی ہے **ج**۔ خوش حالی **س**۔ بہترین پرورش کونسی ہے **ج**۔ رحم دلی **س**۔ رنج کی نوبت نہ آنیکے لیئے کیا کرنا چاہیئے **ج** دل پر قابو (صبر و تحمل) **س**۔ دوستی کن سے کرنی چاہیئے کہ جو آخر تک نبھے **ج**۔ نیک لوگوں سے **س**۔ کس چیز کے

ترک کرنے سے انسان ہر دل عزیز بن سکتا ہے۔ ج۔ تکبر
س۔ کس چیز کے ترک کرنے سے انسان کو چین نصیب ہوتا
ہے ج۔ خواہش۔ س۔ تپ (زہد و تقویٰ) دم (دل پر قابو)
کشما (عفو) لجا (حیا) دنان (دانش) شم (استقلال) دیا
(رحم دلی) سرل پنا (مساوات) کس کو کہتے ہیں۔
ج۔ اپنے مذہب پر قائم رہنا ہی تپ ہے۔ دل پر قابو
رکھنے کو دم کہتے ہیں۔ رنج و راحت کو خاموشی سے
برداشت کرنا ہی کشما (عفو) ہے۔ برے کاموں سے پرہیز
کرنا ہی (حیا) ہے۔ حق و ناحق کی پہچان ہی دنان (دانش)
ہے۔ مستقل مزاج ہی شم ہے۔ سب کی خیرخواہی رحم دلی
ہے۔ اور سب کے ساتھ مساوات کا برتاؤ ہی راستی
(سرل پنا) ہے۔ س۔ سادھو کسے کہتے ہیں۔
ج۔ جو رات دن بہبودی عوام میں کوشاں رہے
س۔ گمراہی۔ خود پسندی۔ کاہلی۔ غم۔ استقلال۔ دلیری
طہارت۔ سخاوت۔ عاقل۔ جاہل۔ حسد۔ غرور۔ ریاکاری
قسمت۔ غیبت کسے کہنا چاہیے۔ ج۔ ناواقفیت و بے معنی
انسانی ہی کو فریفتگی (گمراہی یا موہ) کہتے ہیں۔ خودستائی

تکبر ہے۔ مذہبی فرائض ادا نہ کرنا ہی کاہلی ہے جہالت ہی غم ہے۔ اپنے مذہب پر قایم رہنا ہی استقلال ہے۔ نفس پر قابو رکھنا ہی شجاعت ہے۔ دل کو کدورتوں سے دھونا ہی طہارت ہے۔ جانداروں کی حفاظت ہی سخاوت کہلاتی ہے۔ جو فرایض انسانی سے واقف ہی وہی عاقل ہے۔ جو خدا کی ذات سے ناواقف ہی وہی جاہل ہے حسد اسکو کہتے ہیں جس سے دل جل جل مرے۔ زیادہ جہالت ہی غرور ہے ایسا زہد جس میں ریاکاری ہو مکروفریب کہتے ہیں۔ سخاوت کا صلہ قسمت ہے دوسروں کی عیب جوئی غیبت ہے۔

س۔ دائمی دوزخ میں کون جائے گا۔

ج۔ وہ شخص جو محتاجوں کو خود بلاکر ان کے آنیکے بعد خیرات نہ دینے والا۔ بید۔ دھرم شاستر۔ برہمن دیوتا بزرگ ان کا حسب مراتب آداب نہیں بجالانے والا۔ دولت ہونیکے باوجود اس کو کار ثواب میں نہ لگانے والا یہ سب دائمی دوزخ میں جاینگے۔

س۔ قومیت ... بید کا پڑھنا اور جاننا نہیں ہے

کس کی بدولت برہمنی صفت حاصل ہوتی ہے؟

ج - قومیت ۔ عمل ۔ بید کے پڑھنے اور جاننے سے برہمنی صفت حاصل نہیں ہوتی بلکہ نیک روش ہی سے یقیناً برہمنی صفت حاصل ہوتی ہے ۔ جو نیک رویہ ہی فقط عامل ہے ۔ اگر ایک بدخلق شخص چاروں بید پر بھی حاوی ہو جاوے تو اسکو ارذل ہی تصور کرنا چاہیے

فصل چہارم

وراٹ پرو

پانڈو نے اپنی ایکسالہ خفیہ بود و باش کا زمانہ راجہ وراٹ کے مکان میں جسطرح سے گزارا تھا اسکا تذکرہ اس باب میں کیا گیا ہے ۔ اسلئے اسکا نام وراٹ پرو رکھا گیا

پانڈوں نے اپنی بارہ سالہ ظاہرہ بن باس کی مدت ختم کرکے بقیہ ایک سالہ خفیہ بود و باش وراٹ نگر میں گزارنے کا ارادہ کرلیا ۔ وراٹ نگر پہونچنے سے قبل وہ

سلطنت پر حملہ آور ہوا۔ اس چڑھائی کی اطلاع جوں ہی راجہ
وراٹ کو ملی فوراً اپنی فوج معہ چاروں پانڈو۔ یدھشٹر۔ بھیم
نکول اور سہدیو کے مقابلہ کیلیے آمادہ ہوا۔ طرفین میں گھمسان
کی جنگ ہوئی۔ آخر کار راجہ وراٹ دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو گیا
اسکے گرفتار ہونے تک چاروں پانڈو بالکل خاموش رہے
اسکے بعد آخر یدھشٹر نے یہ سوچا کہ اگر اس موقع پر راجہ وراٹ کو
دشمن کے پنجے سے نہ چھڑائیں تو ہماری سخت احسان فراموشی
ہو گی۔ چنانچہ اسی خیال سے اسنے بھیم کو آگے بڑھنے کا اشارہ
کرنا ہی تھا کہ بھیم دشمن پر ٹوٹ پڑا اور ایک ہی حملہ میں راجہ وراٹ کو
دشمن کے ہاتھوں سے چھڑا لایا۔ ادھر راجہ وراٹ اور نامبردہ
چاروں پانڈو دشمن کے ساتھ مصروف جنگ تھے اُدھر دریودھن
اور بھشم وغیرہ کوروں نے راجہ وراٹ کے بیٹے اُتر کو سنبھالا کر راجہ
وراٹ کی گائیں اس سے چھین لے گئے۔ شہزادہ اُتر اپنی
اس شکست کو محض رتھبان کی عدم موجودگی پر محمول کرکے کہا
"ورنہ کوروں کی کیا مجال تھی کہ مجھ سے گائیں چھین لیتے" اسکو
اس کہنے پر ارجن جو برہنلا (زنانہ بھیس میں) تھا۔ شہزادہ
اُتر کی رتھبانی پر آمادہ ہوا۔ چنانچہ برہنلا (ارجن) اور وہ

دونوں تھوڑی سی فوج لیکر کوروں کی جانب نکل کر اُس شمی (بنی) کے درخت کے پاس پہونچے جہاں اُس نے اپنے آلات جنگ پوشیدہ رکھے تھے جوں ہی وہاں سے شہزادہ اُتر اکی نگاہ کوروں کی فوج پر پڑی تو اپنی کمزوری پر گھبرا گیا اور برہنڑا (ارجن) کو حکم دیا کہ یہیں سے اب رتھ کو واپس پلٹاؤ۔ لیکن (ارجن) برہنڑا نے جواب دیا کہ کچھ ہی کیوں نہو میدان جنگ کو پیٹھ نہیں دکھاونگی اس کے اس جواب سے اُتر رتھ سے کود پڑا اور بھاگنا شروع کیا۔ لیکن برہنڑا نے پھر اسکو پکڑ کر بہت کچھ اُمیدیں دلا کر یہ کہا کہ اگر تو لڑ نہیں سکتا ہے تو کم سے کم رتھبانی ہی کرلے میں تیرو پیکان سے آراستہ ہو کر مقابلہ کرونگی۔ اس سے اُترا کی ذرا کچھ ڈھارس بندھی۔ کوروں نے دور سے جب ان دونوں کو دیکھا تو ایک عورت کی دلیری پر انھیں سخت حیرت ہوئی اور انھیں فوراً شبہہ ہوا کہ غالباً ارجن ہی زنانہ بھیس میں ہوگا۔ لیکن نہایت بے پروائی سے کوروں نے یہ کہا کہ اگر ارجن ہی ہو تو ہمیں اسکی کیا پرواہ ہے کیونکہ وہ تنہا کیا کر سکیگا۔ ہم اُسکو بآسانی شکست فاش دینگے۔ لیکن دانشمند بھیشم اور درون نے غور کرکے دریودھن وغیرہ کوروں سے کہا کہ پانڈو کی پوشیدہ

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

بھیم کیچک کو مار ڈالنے پر آمادہ تھا لیکن یدھشٹر نے اسکو
آنکھ سے اشارہ کر کے اس بیجا حرکت سے بچا دیا۔ دروپدی
کیچک کی اس حرکت سے نہایت دردناک لہجہ میں آہ و
زاری شروع کی۔ یدھشٹر نے اسکی تسلی کے لئے کہا کہ اے
سیرندھری تجھے معلوم ہے کہ تیرے خاوند گندھرو (فرشتہ)
اس واقعہ کو دیکھ رہے ہیں وہ بے موقع ظاہر نہیں ہونگے
وہ عین وقت پر تیری مدد ضرور کرینگے۔ بس تو اسکا کامل
یقین کر کے رانی سندیشنا کے محل میں چلی جا۔ چنانچہ دروپدی
(سیرندھری) محل میں چلی گئی۔ اور اس کے بعد کسی دن
دروپدی نے بھیم سے تنہائی میں مل کر اپنا سارا ماجرا جو
کیچک کے ساتھ ہوا تھا بیان کیا اور بہت ہی رنج و افسوس
ظاہر کی اسکے بعد ایک دن بھیم نے کیچک کو تنہا پا کر مار ڈالا۔
چونکہ ادھر سیرندھری (دروپدی) نے یہ شہرت کر دی کہ
کیچک کو میرے گندھروں (فرشتہ) نے مار ڈالا ہے
اس وجہ سے بھیم پر کسی کا شبہہ نہیں ہوا چونکہ کیچک
مارے جانے کا باعث سیرندھری ہوئی ہے۔ اس لئے راجہ
وراٹ کی رانی سندیشنا نے سیرندھری کو اپنے علاقہ سے باہر

"مہابھارت کے مصنف "سری ویدویاس" رشی ہیں۔ اِس کتاب میں کل ۱۸ ابواب ہیں ہر باب کا نام "پرو" رکھا گیا ہے ہر "پرو" کے مضمون کے لحاظ سے اُن کے نام مقرر کئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) آدی پرو (۲) سبھا پرو (۳) ون پرو
(۴) وراٹ پرو (۵) اُدیوگ پرو (۶) بھیشم پرو
(۷) درون پرو (۸) کرن پرو (۹) شلیہ پرو
(۱۰) سوپتک پرو (۱۱) استری پرو (۱۲) شانتی پرو
(۱۳) انوشاسن پرو (۱۴) اشومیدھ پرو (۱۵) آشرم واسکا پرو
(۱۶) موسل پرو (۱۷) مہاپرستھانک پرو (۱۸) سورگ آروہن پرو

"سری مد بھگود گیتا" جو ایک مقدس کتاب ہے اور جسکا عموماً روزانہ مطالعہ کیا جاتا ہے وہ مہابھارت کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس گیتا کے بھی ۱۸ ادھیائے (ابواب) ہیں۔ جنکا روئے سخن جے (ارجن) ہے۔ لفظ جے کی معنی سنسکرت میں ۱۸ کے ہیں المحاصل یہ عجیب اتفاق ہے کہ مہابھارت میں اٹھارہ کی تعداد نہایت موزونیت کے ساتھ واقع ہوی ہے۔

کر دینے کیلئے کہا۔ اس بارے میں سُدھشٹھر نے (۱۳) دن کی
مہلت طلب کرلی۔ اور یہ ظاہر کرکے اے میرے خاوند گندھرو
ناحق کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرتے ہیں۔ سب کے دلوں کو
اسکی تسلی و اطمنان دلائی۔

وراٹ سے گائیں لوٹ لیجانا۔

جب کہ پانڈوں کے خفیہ بودوباش کا سال آنا ہوا تو
کوروں نے اس زمانہ میں پانڈوں کا پتہ چلاکر مکرر بارہ سالہ
بن باس اور ایکسالہ خفیہ بودوباش ان پر لازم کرنے کے
خیال سے چاروں طرف اپنے جاسوس روانہ کیا۔ لیکن کسی کو
انکا پتہ نہ چلنے کیوجہ سے بھشم۔ درون اور ودور ان
تینوں کے سوائے باقی سب کوروں کو یقین ہوا کہ پانڈو
جنگل میں کبھی کے مرمٹے ہوں گے۔ سوشرما جو کوروں کا
دوست اور راجہ وراٹ کا دشمن تھا اس نے کیچک کی مارے
جانیکی اطلاع پاکر راجہ وراٹ کے ملک پر چڑھائی کرکے اسکی
گائیں اور دولت کو مال غنیمت کی طرح سمیٹ لانے کا
بہترین موقع خیال کرکے کوروں کی امداد سے راجہ وراٹ کے

ایک شمی (بنّی) کے درخت کے پاس ٹھیر کر اور اپنے آلات جنگ وغیرہ اس درخت کی پیڑ کے خول میں بحفاظت رکھکر اس خیال سے کہ کوی وہاں نہ پہونچے. کسی شخص کی نعش سے اس خول کو ڈھانک کر شہر راجہ کے دربار میں جا پہونچے. وہاں یدھسٹر نے اپنے کو پالسہ کا مشہور کھلاڑی کنک نامی برہمن ظاہر کیا. اور بھیم نے اپنے کو بلو نامی باورچی اور فن پہلوانی میں استاد یگانہ ظاہر کرکے کہا کہ میں اس سے قبل راجہ یدھسٹر کے باورچی خانہ میں ملازم تھا. ارجن نے زنانی بھیس اختیار کرکے راجہ وراٹ کے محلسرا میں شہزادی اُترا کو ناچ وگانا سکھانے کا کام اختیار کیا. نکول نے اپنا نام گرنتھک اور گھوڑوں کا طبیب بتلایا. اور سہدیو نے اپنا نام تنتی پال بتلاکر اپنے کو مویشیوں کا ماہر جتلایا. اور دروپدی نے راجہ وراٹ کی رانی سدیشنا کے پاس پہونچی اور اپنا نام سیرندھری واسی بتلائی اور یہ بھی ظاہر کردی کہ میں اس سے قبل سری کشن جی کے محلسرا میں رانی ستیابھاما کے پاس ملازم تھی اور اسکے بعد پانڈوں کی

بیوی درو پدی کی بھی خادمہ رہ چکی ہوں۔ اور میرے خاوند پانچ گندھرو (فرشتہ) ہیں جن کی زیر نگرانی میں میں ہمیشہ ہوں۔ اسلئے میں کسی کا بچا کچا کھاؤں گی اور نہ کسی کے پاؤں دھوؤں گی اس شرط پر وہ رانی سدیشنا کے پاس ملازم ہوئی۔ اسطرح راجہ وراٹ نے ان سب کو اپنے ہاں ملازمت دے دی۔

کیچک کا قتل

اس طریقہ سے پانڈو اپنا نام اور بھیس بدل کر راجہ وراٹ کے زیر سایہ کامل دس ماہ گزار دئے اب خفیہ بود و باش کی مدت ختم ہونے کیلئے صرف دو مہینے باقی رہ گئے تھے۔ ایک دن رانی سدیشنا کے بھائی کیچک جو راجہ وراٹ کا سپہ سالار تھا۔ دروپدی کے حسن و جمال پر نظر ڈالا۔ لیکن دروپدی کیچک کے توقع کی خلاف ہونے سے کیچک اسکو بر سر دربار مارنے پیٹنے لگا۔ یدھشٹر بھیم وغیرہ پانڈو اس واقعہ کو دیکھ رہے تھے

بود و باش کا ایک سال تو ختم ہو چکا ہے۔ اگر فی الحقیقت یہ ارجن ہی ہو تو کسی سے ہرگز شکست نہ کھائیگا۔ یہ باتیں دریودھن کو بہت ناگوار گزریں۔ برہنلا (ارجن) نے شمی (بنی) کے درخت کے خول میں سے اپنے ہتیار اُتر سے نکلوائے اور کمان میں جوں ہی تیر چڑھائی اسکی چمک سے اُتر حیران ہو کر پوچھا کہ ایسے خوش نما اور پُر رونق تیر و کمان آپ پاس کہاں سے آئے۔ اسکے جواب میں ارجن نے یہ دیکھا کہ اپنی خفیہ بود و باش کی مدت تو ختم ہو ہی چکی ہے تو اب اس صورت میں اپنے راز کو ظاہر کرنے میں کچھ بھی پس و پیش نہ کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بھائیوں اور دروپدی وغیرہ کے حقیقت حال سے اسکو آگاہ کر دیا جبکہ اُتر کو ان کے حقیقت حال سے آگہی ہوئی تو اپنی نادانستگی سے جو جو قصور سرزد ہوئے تھے ان کی نہایت ادب سے معافی چاہی۔ ارجن نے اسکے معافی قصور کا یقین دلا کر کہا کہ اپنا رتھ کو ان کی فوج کے قریب لے چلو۔ چنانچہ ارجن اپنا شنکھ بجانا شروع کیا۔ اس شنکھ کی ہیبت ناک آواز سے کوروں کے لشکر میں ہل چل پڑ گئی۔ اکثر جنگجو بھاگ گئے اور جو باقی رہ گئے اُن سے سخت خون ریز لڑائی ہوئی۔ کورن

کرب. درون. اشوتھاما وغیرہ ارجن سے مقابلہ کی تاب
نہ لاکر یکے بعد دیگرے میدان جنگ سے فرار ہونے لگے.
جبکہ اشوتھاما مقابل ہوا. تو اولاً ارجن کی کمان کی ڈور ایک ہی
تیر کے واسطے توڑ دی. لیکن ارجن نے بھی اسکا ایسا بدلہ
لیا کہ اشوتھاما بمشکل اپنی جان بچا کر بھاگتا بنا. اسکے بعد
کرن نے مقابلہ کیا. لیکن تھوڑی ہی دیر میں بے دم ہو کر
میدان جنگ میں چت ہوا. اور بھیشم کا رتھ کا پرچم پھٹ گیا.
غرض. دشاسن. وسہا وغیرہ کوردن کے بھائی بھی ہار گئے
اسطرح سے ارجن نے کوروں کو شکست فاش دے کر
راجہ وراٹ کی گائیں دشمن کے ہاتھ سے چھڑا کر اوسر اُتر کو اپنے
ہمراہ لئے ہوئے فتح کے نعرے بلند کرتا ہوا میدان جنگ سے
لوٹا. اور اثناء راہ میں حسب دستور اپنے آلات جنگ اسی
خولدار شمی (بیتی) کے درخت میں چھپا رکھا اور اپنی ظاہر کردہ
حقیقت حال کو اوروں پر ظاہر نہ کرنے کے لیئے اُتر کو ہدایت
دیتا ہوا ہیجڑا (زنانہ بھیس) روپی ارجن وراٹ نگر داخل
ہوا. راجہ وراٹ اُسوقت یدھشٹر (جو کنک نام اختیار کیا
تھا) کے ساتھ پانسہ کی بازی میں مصروف تھا. اُنہوں نے کوردن

پر جو فتح حاصل کی تھی اُسکی خبر سُن کر اپنے بیٹے کی شجاعت
اور بہادری پر راجہ وراٹ صدائے آفریں بلند کیا۔ اسکو
سُن کر یدھشٹر نے کہا کہ جس کی رتھبانی برہنلا
(ارجن) کرے گی اوسکو یقیناً فتح ہی نصیب ہو گی
یُدھشٹر کے اس فقرہ کو سُن کر راجہ وراٹ
نہایت طیش اور غضب میں آگئے یہ کہتے ہوئے کہ
ایک ادنی لونڈی کو شہزادے پر کیسے سبقت
دے رہے ہو پانسوں سے یدھشٹر کے منہ پر
دے مارا۔ پانسہ کے ضرب سے یدھشٹر کی ناک سے
خون جاری ہو گیا۔ اس موقع پر یدھشٹر نے
نہایت ضبط و صبر سے کام لیا۔ اسی اثنا میں
اُتر بھی آن پہونچا۔ اور یدھشٹر کا خون آلودہ
چہرہ دیکھکر حقیقت حال دریافت
کیا۔ جبکہ اُتر نے اصلیت معلوم کرلی تو اپنے
والد راجہ وراٹ سے عرض کیا کہ مہاراج فوراً
آپ انہیں ہر طرح سے منائیے ورنہ بڑا غضب
ہو جائے گا۔ میں نے جو فتح حاصل کی ہے وہ میری

ذاتی شجاعت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ایک بڑے
بہادر و جوان مرد کی امداد سے نصیب ہوئی ہے
اسکا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ عنقریب اس بہادر کو
آپ سے ملاؤنگا۔ راجہ وراٹ نے اپنی اس
حرکت پر اظہار افسوس کرکے یدھشٹر سے خوشنودی
حاصل کرلی۔ اب آخر میں پانڈوں نے یہ دیکھا کہ
اپنی خفیہ بود و باش کی مدت تو ختم ہوچکی ہے
اس صورت میں اپنی اصلیت کو ظاہر کرنے
میں کون امر مانع ہے لہذا انھوں نے راجہ
وراٹ سے اپنا پتہ دیا۔ اسکے بعد راجہ نے
اپنی ساری سرگزشتوں پر سخت اظہار افسوس
کرکے اپنی بیٹی اُترا کا بیاہ ارجن سے کردینا
منشا ظاہر کیا۔ لیکن ارجن نے جواب دیا کہ میں
نے چونکہ اُترا کو اپنی بیٹی خیال کرکے ناچ و
گانے کی تعلیم دی ہے اس لئے مجھے اس سے
بیاہ کرنے میں تامل ہے لہذا میں تمہاری بیٹی
اُترا کا بیاہ اپنے بیٹے ابھمنیو کے ساتھ کرونگا

اُسے بہو بنا ونگا جبکو راجہ درائٹ نے منظور کیا
اور جنگی ابمینو سے اُنزاکی شادی قرار پائی۔
پانڈو علانیہ نمایاں تو ہو چکے تھے اس صورت میں
انھوں نے دور دراز اور اطراف واکناف کے
ممالک سے اپنے دوست واحباب کو اس تقریب
میں مدعو کیا۔ اور ابمینو کی شادی اُتر اسے بڑی
دھوم دھام سے منائی گئی۔

تمت

آدی پرو

[آدی بمعنی آغاز - چونکہ اس باب میں کورو پانڈوں کے حالات کا آغاز ہے۔ اسلئے اسکا نام آدی پرو رکھا گیا ہے]

کورو اور پانڈو

راجہ بھرت کے خاندان میں شنتنو نامی ایک راجہ گزرا ہے جس کے تین بیٹے دیوورت - چترانگدا - وچترویریہ تھے منجملہ اُن کے دیوورت نے ایک مرتبہ اپنے والد سے یہ عہد کیا تھا کہ میں کبھی شادی کرونگا اور نہ پادشاہت - چنانچہ عمر بھر وہ اپنے اِس عہد کا سخت پابند رہا اسلیئے لوگ اُسے بھیشم (یعنے عہد کا سخت پابند ڈراونا یا رعب دار) کہنے لگے۔ بھیشم جیسا کہ اپنے قول و قرار کا سخت پابند تھا ویسا ہی وہ نہایت بہادر - خوشخو - عادل عابد اور پرہیزگار بھی تھا۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ بھیشم کے مانند پاک طینت اور نیک رویہ بننے کی کوشش کرے۔

چترانگدا کسی لڑائی میں فوت ہوا۔ تب شنتنو کے بعد اسکا

چھوٹا بیٹا وچتر ویریہ تخت پر بیٹھا جس کے دھرت راشٹر۔ پانڈو اور وِدور تین بیٹے تھے۔ دھرت راشٹر پیدایشی اندھا تھا اُسے سَو بیٹے اور پانڈو کو پانچ بیٹے تھے۔ گو وِدور ایک باندی (داسی) کے بطن سے تھا لیکن بڑا عقلمند عادل اور نیک رویہ تھا بھیشم نے وِچتر ویریہ کے اِن تینوں بیٹوں کو فنون جنگ اور اصول حکمرانی وغیرہ کی تعلیم دیکر کامل بنایا تھا۔ منجملہ اُن کے بڑا بیٹا دھرت راشٹر اندھا ہونیکے باعث والد کے وفات کے بعد ناقابل سلطنت ٹھیرا اسلیئے منجھلا بیٹا پانڈو تخت نشین ہوا۔ دھرت راشٹر کے بیوی کا نام گاندھاری تھا جسے دُریودھن دُشاسن وغیرہ سو بیٹے اور دُشیلا نامی ایک بیٹی تھی جنہیں کورو کہتے ہیں اور پانڈو کے دو بیویاں کُنتی اور مادری نامی تھیں۔ کُنتی کے بطن سے یُدھسٹر۔ بھیم ارجن تین بیٹے اور مادری سے نکول۔ سہدیو دو بیٹے یہی جملہ پانچ بھائی پانڈو کے نام سے مشہور ہوے۔ پانڈو راجہ کا بہت جلد انتقال ہوگیا اور مادری اُس کے ساتھ ستی ہوگئی۔ پانڈو کے وفات کے بعد دھرت راشٹر تخت نشین ہوا۔ دھرت راشٹر کا بڑا بیٹا دریودھن جو نہایت بہادر لیکن خود غرض تھا۔ چنانچہ اس کی یہ خواہش تھی کہ خود بادشاہ بنے اور سب سب اپنا فرماں بردار رہیں۔ اسکو خیال

تھا کہ باوجود میرے والد سب میں بڑے ہونیکے منجھلا چچا پانڈو تخت نشین ہوا آئندہ چلکر ایسا نہو کہ میری موجودگی میں چچا زاد بھائی پانڈو تخت کے مستحق بنے جو مناسب نہیں کسی نہ کسی طریقے سے پانڈوں کی ہستی مٹا دیجائے اور تخت شاہی حاصل کیا جائے اس قسم کے خیالات بچپن سے ہی اُس کے دل و دماغ میں چکر لگا رہے تھے۔

کورو پانڈوں کے بچپن کے حالات

دہرت راسٹر کے ایکسو بیٹے دریودھن دشیاسن وغیرہ اور پانڈو کے پانچ بیٹے یُدھسٹر (جنکو دھرم بھی کہتے ہیں) بھیم ارجن نکول اور سہدیو یہ سب بچپن سے ایک ہی جگہہ پرورش و تعلیم پائے اور کھیلے کودے انھیں ابتداً کرپا چاری گرو (اُستاد) نے فنون جنگ کی تعلیم دیا کرتے تھے اس کے بعد درونا چاری نے تعلیم شروع کی۔ کورو پانڈوں میں یُدھسٹر (دھرم) جیسا کہ سب میں بڑا تھا ویسا ہی بھیم ان سب میں طاقتور تھا اسلیئے اُسسے سب ڈرتے تھے۔ پانڈوں میں تیسرا ارجن جو عقل و فہم اور فنون جنگ میں سب پر سبقت رکھتا تھا اور اپنے اُستاد کا نہایت مودب اور مطیع

تھا اسلئے اُستاد کی اس پر نہایت شفقت تھی۔ باقی دو بھائی نکول اور سہدیو یہ بھی فنون جنگ میں بخوبی مہارت رکھتے تھے اور بڑے بھائی کے ساتھ اطاعت و فرماں برداری اور اتفاق سے پیش آتے تھے یہی وجہ تھی کہ دریودھن وغیرہ کوروں کو ان سب سے بیحد حسد تھا۔

ان پانچ پانڈوں کے علاوہ ان کا ایک اور بھائی کرن نامی تھا جسکو اُن کی والدہ نے پیدا ہوتے ہی ندی میں بہا دیا تھا جو ادھیرتھ نامی رتھبان کے ہاتھ لگا۔ چنانچہ وہ اسی رتھبان کے زیر پرورش رہا اور درونا چاری گرو (استاد) ہی سے فنون جنگ کی تعلیم پائی اور دریودھن کی جانب جا ملا۔ اُس نے کرن کو انگدیس کی سلطنت دیکر اپنا ہمخیال بنالیا تھا۔

یہ تو ظاہر کیا گیا ہے کہ بھیم سب میں زبردست اور طاقت ور تھا مختصر یہ کہ اگر کوئی اسے بلا وجہ چھیڑے تو ان کی خوب خبر لیتا۔ دس دس آدمیوں کو باسانی بغل میں دبائے بھاگتا تھا۔ کوئی درخت پر بھی چڑھ جائے تو اس درخت کو اس زور سے ہلاتا کہ وہ نیچے دھم سے گر جاتے کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کا سامنا کرے۔ بدیں وجہ دریودھن نے بھیم کو مار ڈالنے کی نیت سے ایکبار دفعہ اُس کے کھانے میں زہر ملا دیا!

اس زہر کی تاثیر سے بیہوش ہونے پر دریودھن نے اسی ندی میں